سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی

وقت کا احساس

قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص کو کہیں سے ایک قیمتی موتی ہاتھ آ گیا' وہ جوہری کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ اس کی اصل قیمت تو اس وقت ملے گی جب اس میں سوراخ کر دیا جائے لیکن یہ نازک کام ہے اور اس کی بڑی اجرت دینی پڑتی ہے وہ شخص موتی کی قیمت پہچان چکا تھا' اجرت دینے پر تیار ہو گیا' جوہری کو اپنے گھر لایا باتوں باتوں میں اس سے پوچھا کہ تمہیں گانا بھی آتا ہے جوہری نے کہا ہاں' اس نے کہا سناؤ اس نے گانا شروع کر دیا اور اسی میں شام ہو گئی جوہری نے کہا کہ ہماری اجرت دو وقت پورا ہو گیا' اس نے کہا اجرت کیسی ابھی تو تم نے موتی چھوا بھی نہیں' اس نے کہا کہ قیمت وقت کی ہوتی ہے اور وقت میں دے چکا' اب اس کی قیمت تمہیں ادا کرنی ہو گی' چار و ناچار یہ بھگتان اس کو بھگتنا پڑا' موتی کی قیمت کا اندازہ تو اس نے کر لیا تھا لیکن وقت کی قیمت کا احساس اس کو نہیں تھا۔

آج ہمارا سب سے بڑا روگ یہی ہے کہ ہمیں وقت کی قیمت کا احساس نہیں' دنیا جس برق رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اس کا تصور بھی پہلے ممکن نہ تھا' لیکن موجود وسائل نے سب کچھ کر دکھایا ہے' افسوس کی بات یہ ہے کہ ان وسائل کا استعمال وہ لوگ کر رہے ہیں جو دنیا کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دینا چاہتے ہیں' اور جس امت کو دنیا کی قیادت کے لئے پیدا کیا گیا تھا آج وہ خالی ہاتھ ہے۔ ع یک لحظہ غافل بودم وصد سالہ راہم دور شد

یہ سچ ہے کہ بعض مرتبہ لمحات کی غلطی سے انسان صدیوں پیچھے چلا جاتا ہے' عقلمند وہ ہے جو ماضی سے سبق لے اور پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ مستقبل کا سفر جاری رکھے' ایک ایک لمحہ کا حساب لے اور وقت کو قیمتی سے قیمتی تر بنانے کی کوشش کرے۔ ؎ صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم لیتی ہے جو ہر نفس اپنے عمل کا حساب

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العصر میں عمومی طور پر انسانوں کے خسارہ کا تذکرہ فرمایا ہے اور زمانے کی قسم کھا کر فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زمانہ جو انسان کو ملا یہ اس کے لئے ایک عظیم تر چیز ہے' اس کا صحیح استعمال کرنے والے کہیں سے کہیں پہونچ جاتے ہیں اور جو اس سے غافل رہتے ہیں وہ اپنا کس قدر نقصان کرتے ہیں۔

سب سے زیادہ جس قوم کو اس کا احساس ہونا چاہیے وہ قوم مسلم ہے لیکن سماج کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ شاید مسلمانوں میں اس کا سب سے کم احساس ہے' دوسری قومیں اپنے اپنے مقاصد کے حصول میں جان و تن سے لگی ہوئی ہیں' ان کے مقاصد کچھ بھی ہوں لیکن مسلمان جن کے سامنے ایک عظیم مقصد ہے ان کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ وقت گزرتا چلا جا رہا ہے لیکن کوئی صالح تبدیلی پیدا نہیں ہوتی' حالات بہتر ہونے کے بجائے بگڑتے جاتے ہیں۔

یہ ایک عمومی جائزہ ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس شب تیرہ و تار میں جا بجا چراغ بھی جل رہے ہیں لیکن اس تاریک ماحول کیلئے

وہ کافی نہیں' اس لو کو تیز کرنے کی ضرورت ہے' جب کہ دوسری طرف ان چراغوں کو بجھانے کیلئے ہواؤں کے تھپیڑے تیز ہو گئے ہیں۔

ایمان کی ان شمعوں کو روشن کرنے کیلئے اور اس کی روشنی کو تیز کرنے کیلئے اور مزید ان شمعوں کو جلانے کیلئے بڑے پیمانے پر تیل بتی کی ضرورت ہے' یہ نور و ظلمت کی کشمکش ہے ظلمت پوری طرح ڈیرے ڈالنے کی تیاری میں ہے' ایسی صورت میں ایمان رکھنے والے ایک ایک فرد کی ذمہ داری ہے اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی کہ وہ وقت کی قیمت کو پہچانے اور ایک لمحہ بھی ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کرے' جو صلاحتیں اللہ کی دی ہوئی ہیں اس میں وہ صحیح رخ پر لگ جائیں گی تو ایمان کی لو میں تیزی آئے گی اور ظلمتوں سے مقابلہ اتنا ہی آسان ہوتا چلا جائے گا۔

وقت کی قدر دانی کا ایک عمومی فائدہ ہے' انفرادی طور پر اگر غور کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ایک [illegible] کے لئے وقت کی کیا قیمت ہے اور کس طرح اس کو ضائع کیا جارہا ہے' ذہنوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس وقت یہ کام [illegible] کیا ہے آگے اور بھی وقت ہے' لیکن خیال نہیں ہوتا کہ دونوں اوقات الگ الگ ہیں اور دونوں کی اپنی جگہ قیمت ہے' جو وقت [illegible] گیا وہ ہاتھ نہیں آتا' اگر اس کو ضائع کیا گیا تو وہ ہاتھ سے گیا' لاکھ جتن کر لئے جائیں گیا وقت ہاتھ نہیں آ سکتا' اسی لئے اسلام کی خوبی یہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمان بے سود اور لایعنی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگائے' اس لئے کہ اس کو وقت کی قیمت بتائی گئی ہے اور اس کو قیمتی بنانے کے ذرائع بھی بتائے گئے ہیں۔

یہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ قریب تر ہونے کے باوجود انسان اس کو محسوس کر سکتا ہے لیکن اسکا مشاہدہ نہیں کر سکتا' اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ وقت کو صحیح نہیں گزار پاتا ہے بلکہ خود وقت اسکو گزار دیتا ہے اور عام طور پر انسان اسمیں دھوکہ کھا جاتا ہے' دن کے چوبیس گھنٹے دینے کے بعد دن بھر میں کیا ملا' جیسا کہ ایک تاجر حساب لگاتا ہے کہ اصل پونجی لگانے کے بعد اسکو کیا ملا' یہی حساب وقت کے بارے میں لگایا جاتا ہے تو آدمی اس میں دھوکہ کھاتا ہے' شیطان اس طرح سے لگاتا ہے اسکو احساس نہیں ہو پاتا اسلیئے ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس ' الصحة والفراغ " دو نعمتیں ایسی ہیں جس میں عام طور پر لوگ غبن کا شکار ہو جاتے ہیں' ایک صحت دوسرے فراغت' انسان اگر وقت کی تنظیم نہیں کرتا تو وہ اس کو ادھر ادھر کے کاموں میں مشغول کر دیتا ہے اور اسکو مفید کاموں کے لئے فرصت نہیں ملتی' اس کیلئے بڑی توجہ اور بیدار مغزی کی ضرورت ہے' ورنہ یہ کائی کی طرح ہے ذرا بھی دھیان ہٹا اور پاؤں پھسلا' اسی طرح یہ صحت بھی اللہ کی بڑی نعمت ہے' اگر انسان نے سوچا کہ ابھی تو صحت ہے آگے کام پورا کر لیا جائے گا تو یہی دھوکہ ہے' اول تو زندگی کا کیا بھروسہ' پھر صحت ابھی ہے تھوڑی دیر کے بعد کیا ہونے والا ہے سوائے علیم و خبیر کے کون جان سکتا ہے' بلاشبہ یہ بہت غور کرنے کے چیز ہے' اللہ تعالیٰ نے کیا نعمت عطا فرمائی اور کس طرح اس کو ضائع کیا جارہا ہے' اسکی مثال چیک یا ڈرافٹ سے دی جاسکتی ہے' اگر اسکو کیش نہ کرایا جائے اور تاریخ نکل جائے تو اس کی حیثیت ردی کے کاغذ کی ہے اگر اسکی قیمت کا احساس پیدا ہو جائے تو انفرادی طور پر بھی اس کا زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہو سکتا ہے' اور اجتماعی طور پر پوری ملت اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے' لیکن یہ راہ اسی کیلئے ہے جو غور و فکر کی صلاحیت رکھتا ہے۔